

اعترافات بلا ادنیٰ تحقیق

سوال :-

آپ کی کتابوں کی بعض باتوں پر مجھے شک ہے۔ اس سلسلے میں چند سوالات پیش کیا ہوں۔ ان کے جواب دے کر مطمئن کریں :

۱۔ آپ قضا و قدر کو جزو ایمان نہیں سمجھتے جیسا کہ آپ کی مندرجہ ذیل تحریر سے معلوم ہوتا ہے۔ ”ہر چند میرے نزدیک مسئلہ قضا و قدر جزو ایمان نہیں ہے۔“ (مسئلہ جبر و قدر ص ۱۵) لیکن علماء دین اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ یہ جزو ایمان ہے۔ جیسا کہ آیت ہے : اَصْدَقُ بِاللّٰهِ وَرُسُلَاتِهِ وَرِسَالُهُ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْقَدَرِ خَيْرٌ وَشَرٌّ مِنْ اللّٰهِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ۔ ۲۔ آپ نے رسالہ تجدید و احیائے دین میں فرمایا ہے ”نہ نماز ایک ٹریننگ ہے، اصلی عبادت نہیں ہے، بلکہ اصلی عبادت کے لئے تیار کرنی ہے۔“ یہ عقیدہ علامہ عنایت اللہ الشیرازی دیکھتے ہیں جو کہ اسلام کے سراسر خلاف ہے۔ جواب میں بتائیے کہ نماز اصلی عبادت کیوں نہیں ؟

۳۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام اور حضرت مسیح علیہ السلام کے محدود یا نزول کے متعلق آپ کا کیا عقیدہ ہے ؟

۴۔ کیا مسیح اور مہدی ایک ہی وقت میں نازل ہوں گے، یا علیحدہ علیحدہ دو وقتوں میں تبلیغ و اسلام کریں گے ؟

۵۔ کیا امام مہدی اور مسیح دونوں ایک ہی وجود میں نازل ہوں گے، بلکہ علیحدہ علیحدہ وجود ہوں گے ؟

۶۔ اگر وہ ایک ہی وقت میں نازل ہوں گے تو وہ اپنا ایس کس کو بتائیں گے ؟ ان میں کو ان ایک کی بیعت

کرے گا اور کیوں ؟

۷۔ کیا مسیح بنی اللہ ہوں گے ؟ اگر ایسا ہے تو ان پر وحی ہونا لازم ہے یا نہیں ؟ اور وہ کس عقیدہ کی

تبلیغ کریں گے ؟ کیا اسلام کی یا عیسائیت کی ؟

۸۔ خدا کے نازل کئے ہوئے دین کی کوئی قسم عیسائیت یا اسلام کی نہیں ہے۔ عیسائیت تو اس گروہ کے تحریف کردہ مذہبی نظام کا نام ہے

جو مسیح علیہ السلام پر ایمان لانے کا مذہبی بن کے اٹھا۔ (ناشب بدیر)

۸۔ سچائی کی حیات و وفات کے متعلق آپ اپنا عقیدہ قرآن و حدیث کی روشنی میں ظاہر کریں۔

اسی طرح نزول و صعود کے متعلق ہمیں آپ کی تحریروں سے شہرہ پڑتا ہے کہ مسیح اور مہدی کے آپ منکر ہیں ؟

جواب کو ثریا ترجمان القرآن میں شائع فرمادیں تو زیادہ بہتر ہوگا!

جواب :-

آپ کا عنایت نامہ ملا۔ آپ کے سوالات پر کچھ عرض کرنے سے پہلے میں آپ کو یہ نصیحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اول تو اپنی دنیا و عاقبت کی فکر چھوڑ کر دوسروں کے خیر و شر کے کھوج میں پڑنا ہی کوئی معقول کام نہیں ہے، تاہم اگر آپ کو ایسا ہی کچھ شوق ہے کہ دوسروں کے عقائد کی ٹوہ لیتے پھریں یا کچھ ایسی ضرورت لاحق ہوگئی ہے کہ دوسروں کے متعلق رائے قائم کریں تو کم از کم آپ کو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ کسی شخص کے متعلق کوئی اچھی یا بری رائے تحقیق کے بغیر قائم کرنا بہت بُری بات ہے۔ آج کل بہت سے پیشہ در لوگ ایسے پائے جاتے ہیں جو خواہ مخواہ کسی فائدے کے لالچ کی بنا پر یا محض بغض و حسد کی بنا پر دوسروں کو بدنام کرنے کے لئے طرح طرح کے اشتہارات شائع کرتے ہیں اور ان میں ہر قسم کی غلط باتیں دوسروں کی طرف منسوب کر کے خلق اللہ کو دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان اشتہارات کو دیکھ کر اور ان کے غلط حوالوں کو پڑھ کر کسی شخص کے متعلق رائے قائم کرنے کے بجائے آپ کو خود وہ اصل کتابیں پڑھنی چاہئیں جن میں اس شخص نے اپنے خیالات بیان کئے ہیں۔

اس نصیحت کے بعد آپ کے سوالات کے مختصر جوابات عرض کرتا ہوں :-

۱۔ آپ نے میری کتاب مسئلہ جبر و قدر کے جس فقرے کا حوالہ دے کر مجھ پر یہ الزام لگایا ہے کہ تم قضا و قدر کو جزو ایمان نہیں سمجھتے وہ فقرہ میری عبارت کا نہیں ہے بلکہ اس شخص کی عبارت کا ہے

۱۔ سوالات جماعت ہفتم کے ایک غائب علم کی طرف سے موصول ہوئے ہیں۔ (نامب مدیر)

جس کے سوالات کے جواب میں میں نے یہ کتاب لکھی ہے۔ آپ کے اس سوال سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یا تو آپ نے میری اس کتاب کو خود نہیں پڑھا، یا پھر آپ اتنا بھی نہیں جانتے کہ ایک شخص اپنی کسی تحریر کے درمیان جس عبارت کو حاشیہ چھوڑ کر داوین کے درمیان نقل کرتا ہے وہ اس کی اپنی عبارت نہیں ہوتی بلکہ دوسرے شخص کی عبارت ہوا کرتی ہے۔ اگر آپ نے یہ کتاب خود نہیں پڑھی ہے بلکہ کہیں سے سن سنا کر اس فقرے کے حوالے سے مجھ پر ایک الزام چسپاں کر دیا ہے تو آپ خود ہی سوچ لیجئے کہ یہ حرکت کر کے آپ کیسی سخت بے انصافی کے مرتکب ہوئے ہیں، اور اگر آپ نے اس کتاب کو خود پڑھا ہے اور پھر بھی آپ یہ نہیں سمجھ سکے کہ جس عبارت کا ایک فقرہ آپ نقل کر رہے ہیں وہ میری عبارت نہیں، بلکہ اس سائل کی عبارت ہے جس کا جواب دینے کے لئے میں نے اسے نقل کیا ہے، تو آپ فرمائیں کہ اس قابلیت اور سمجھ بوجھ کے آدمی کو آخر کیا ضرورت پڑی ہے کہ اتنے بڑے بڑے مسائل کے متعلق دوسروں کے عقائد کی صحت و عدم صحت کا فیصلہ کرنے بیٹھ جائے۔

۲۔ سوال نمبر میں آپ نے میرے رسالہ ”تجدید و احیائے دین“ کے حوالے سے جو ادعویٰ فقہاء نقل کیا ہے وہ تجدید و احیائے دین میں نہیں ہے، بلکہ میری ایک دوسری کتاب ”اسلامی عبادات پر ایک تحقیقی نظر“ میں ہے۔ اس غلط حوالے سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ آپ نے میری کوئی کتاب بھی نہیں پڑھی ہے بلکہ میرے خلاف پروپیگنڈہ کرنے والوں سے کچھ سن۔ سنا کر اپنی یہ فرد قرار داد جرم تصنیف کر ڈالی ہے۔ پھر آپ کا یہ ارشاد کہ ”یہی عقیدہ علامہ عنایت اللہ خان المشرقی بھی رکھتے ہیں“۔۔۔ یہ راز منکشف کرتا ہے کہ آپ نہ مشرقی صاحب کے متعلق کچھ جانتے ہیں اور نہ میرے متعلق۔ براہ کرم میری کتاب ”اسلامی عبادات“ کو کہیں سے حاصل کر کے خود پڑھیے اس میں صحت سے صحت کی عبارات پڑھنے سے آپ کو یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ میں کیا کہنا چاہتا ہوں اور یہ بھی پتہ چل جائے گا کہ مشرقی صاحب کیا کہتے ہیں۔

۳۔ آپ کے سوالات ۱، ۲، ۳، ۴ اور ۵ کا جامع جواب یہ ہے:

ظہور مہدیؑ اور نزول مسیحؑ کے بارے میں کثرت سے جو احادیث مروی ہیں ان سب کو صحیح کرنے